بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین

"نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر ...!"

ہم سعودی حکومت کو جنت البقیع کی اصلی حالت بحال کرنے پر زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں!

شرک ایک ناقابلِ معافی جرم ہے، اور جس کی شکلیں مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں — کبھی یہ صالحین سے استمداد و توسل کی صورت میں رونما ہوا، تو کبھی اصنام پرستی کی صورت میں — کبھی شجر و حجر کی عبادت کے رنگ میں ظاہر ہوا تو کبھی دیوی دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کے رنگ میں — کبھی مظاہرِ قدرت کی پرستش کے روپ میں سامنے آیا تو کبھی قبروں کو چومنے چاٹنے اور ان کی تعظیم کے روپ میں! — وہ انسان کہ روزِ ازل جس سے خالصتاً، اور صرف اور صرف اللہ رب العزت کی عبادت کا عہد لیا گیا تھا، اس کائنات کی شاید ہی کوئی چیز ایسی ہو، جس کے سامنے اس نے اپنی جبینِ نیاز نہ جھکائی ہو — حتیٰ کہ اس نے ان انبیاء و رسل (علیہم السلام) کو بھی شرک کا ذریعہ بناتے ہوئے ان کو خدائی کا درجہ دے دیا جن کی بعثت کا مقصد وحید ہی شرک کی تردید و بیخ کنی اور دعوتِ توحید تھا — یہود و نصاریٰ کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ط قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ" (التوبۃ: ۳۰)

"یہود نے کہا کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے، جب کہ نصاریٰ نے کہا، مسیحؑ اللہ کا بیٹا

ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کیا کرتے تھے۔
اللہ انھیں غارت کرے، یہ کدھر بہکے جاتے ہیں "

ان کی اسی روشِ بد سے بچانے کے لیے آخری امت کو ان کی طرف نازل شدہ کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ دعاء سکھلائی گئی کہ:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ " (الفاتحۃ: ۶-۷)

"(اے اللہ) ہمیں صراطِ مستقیم عطا فرما، یعنی ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام فرمایا — نہ کہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا!"

لیکن افسوس کہ آج اس امت میں بھی بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اسی غلو کا شکار ہو چکے ہیں، جو ان "مغضوب علیہم" اور "ضالّین" کا شیوہ تھا — یہی نہیں، بلکہ یہی لوگ مقابر پرستی کی بھی انتہاء کو پہنچ چکے ہیں اور پختہ قبروں، ان پر تعمیر شدہ قبّوں اور گنبد نما عمارتوں کو متبرک و مقدّس خیال کرتے ہوئے شدِّ رحال کر کے ان کی طرف جاتے ہیں — ان قبروں میں مدفون انسانوں کو حاجت روا، مشکل کشا، دست گیر، سمیع و بصیر، نافع و ضارّ، متصرف الامور اور دیگر خدائی صفات سے متصف مانتے ہوئے ان سے استمداد و استغاثہ کرتے ہیں — ان کے نام پر جانور ذبح کرتے، نذریں نیازیں دیتے، ان کی قبروں پر سجدے اور طواف کرتے، حتیٰ کہ ان کے حج تک کرتے ہیں اور سال بہ سال ان قبروں کو منوں عرقِ گلاب سے غسل دیتے ہیں — یہ کاروبارِ لات و منات انھیں اس قدر عزیز ہے کہ آلِ سعود کی وہ اصلاحات بھی ان کی نظروں میں ناقابلِ معافی جرم بن گئیں جو خالصتاً توحید و سنت کے احیاء اور اللہ احکم الحاکمین کی خوشنودی و رضا کے لیے انھوں نے سرزمینِ حجاز میں انجام دی تھیں!

آج سے ستر سال قبل شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد وغیرہم کے والد سلطان عبد العزیزؒ نے شریف حسین مکہ کو، جو انگریزوں کا طرفدار و حمایتی تھا اور جس نے عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے لیے حج کو عملاً انتہائی دشوار بنا دیا تھا شکست دے کر نجد و حجاز کا انتظام سنبھالا تو انھوں

نے ان تمام پختہ قبروں اور قبّوں کو مسمار کر کے شریعت کے مطابق کر دیا، جن پر جاہل عوام غیر شرعی حرکات اور مشرکانہ افعال و اعمال کے مرتکب ہوتے تھے۔ — اس پر قبوری شریعت کے حامل اور عاقبت نااندیش بعض علماء سوء نے الزام تراشی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے سلطان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ سلطان عبدالعزیز نے کئی مسجدیں مسمار کر دی ہیں۔ قبروں کی بے حرمتی کی ہے، اور یہ شخص اب روضۂ رسولؐ کی بے حرمتی سے بھی باز نہیں آئے گا — وغیرہ وغیرہ!

یہ پروپیگنڈہ اس شدّ و مد سے کیا گیا کہ متحدہ ہندوستان سے علماء کا ایک باقاعدہ وفد تحقیقِ حال کے لیے حجاز گیا اور اصل حالات معلوم کیے — وفد نے سلطان سے بھی ملاقات کی اور اس سلسلہ میں ان سے استفسار کیا تو سلطان عبدالعزیزؒ کا جواب یہ تھا کہ:

"بلادِ مقدسہ میں شریعت اسلامیہ ہی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور اسی قانونِ شرعی کا یہاں نفاذ ہو گا جس کی تشریح سلف صالحین اور ائمہ اربعہ رح نے کی ہے۔ اگر دنیا کے محققین علماء یہ فیصلہ کر دیں کہ دوبارہ ان مآثر کا تعمیر کرانا ضروری ہے تو میں انھیں سونے چاندی سے تعمیر کرانے کے لیے تیار ہوں۔ اسی طرح مدینہ منورہ کے تمام مآثر و مبانی کا جو فیصلہ دنیا کے محققین علماء کریں گے، اس کے موافق عمل کیا جائے گا اور علماء کے فیصلے سے قبل کی تمام چیزیں اصل شکل پر قائم رکھی جائیں گی۔ البتہ روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کسی بحث کی ضرورت نہیں، اس کا تحفظ اور بقاء ہر مسلمان کا فرض ہے اور میں اعلان کرتا ہوں کہ اس کی حفاظت کے لیے اپنی جان اور پورے خاندان کو قربان کر دوں گا۔ اسی لیے میں نے مدینہ منورہ میں ایسی فوج بھیجی ہے جو مصالح شناس ہے۔ ان شاء اللہ وہ تمام مآثر کا احترام ملحوظ رکھے گی۔"

یہ اس رپورٹ کا اقتباس ہے جو وفد مذکور نے حجاز سے واپس آ کر دی۔ وفد نے سلطان مرحوم سے ایک تحریری اعلان بھی حاصل کیا تھا، جو اسی رپورٹ میں شامل تھا — سلطان عبدالعزیز کے اس "اعلانِ عام" کے درج ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں (ترجمہ):

"ہمارے دشمن مشہور کر رہے ہیں کہ جب ہم مدینہ پر قبضہ کریں گے تو روضۂ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کو منہدم کریں گے ـــــ حاشا، کوئی مسلمان ہرگز ایسا نہ کرے گا۔
اگر کوئی ایسا کرے تو میں اس کی حفاظت میں اپنی جان، مال اور اولاد قربان
کر دوں گا ۔ میں اللہ کے حرم مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مدینہ
میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم بنایا،
جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا۔ میری اللہ تعالیٰ سے
دعاء ہے کہ مجھے اسی کام کی توفیق دے جس پہ وہ راضی ہو!" (۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۳ھ)

ستر سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد، اہلِ سنت کا ایک نام نہاد گروہ اہلِ تشیع کے ساتھ مل کر آج پھر یہی پروپیگنڈہ کر رہا، اور "یومِ انہدامِ جنت البقیع" کے عنوان سے سعودی حکومت کے خلاف جلسے جلوسوں کا اہتمام کر کے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ جنت البقیع کے مقابر و مزارات کو دوبارہ پختہ بنایا جائے اور یوں اس کی اصلی حیثیت بحال کی جائے۔

ہمیں ان لوگوں پر تعجب بھی ہے اور افسوس بھی! ـــــ ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جو عشقِ رسول ؐ کا دعویدار ہے اور اپنے تئیں اہلِ سنت کہلاتا ہے جبکہ دوسرا وہ کہ جو حضرت علیؓ کا نام لیوا ہے اور حبِّ اہلِ بیت کا علمبردار ـــــ لیکن اول الذکر کو جہاں سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واسطہ و تعلق نہیں، وہاں ثانی الذکر کو خود حضرت علیؓ کا طرزِ عمل بھی معلوم نہیں! ـــــ سبحان اللہ، یہ کیسا عجیب اتفاق ہے کہ پختہ قبروں کو گرانے اور انہیں زمین سے برابر کرنے کی ڈیوٹی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ ہی کے ذمہ لگائی تھی ـــــ یہی نہیں بلکہ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اسی کام پر دوسروں کو بھی مامور فرمایا تھا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ: "عن ابی الهیاج الاسدی قال قال لی علیّ ابن ابی طالب الا ابعثك
علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تدع تمثالا الاّ طمسته
ولا قبرا مشرفا الاّ سویته" (ج ۲ ص ۶۶۶، باب الامر بتسویة القبر)

"حضرت ابو ھیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا، کیا میں تجھے اس کام پر مقرر نہ کروں، جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور

فرمایا تھا ــــــ وہ یہ کہ جو تصویر بھی ہو، اسے مٹا ڈالو، اور جو قبر بھی اونچی ہو، اسے زمین کے برابر کر دو!،،

امام نووی رحؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

"فیہ ان السنۃ ان القبر لا یرفع عن الارض رفعاً کثیراً ولا یسنم بل یرفع نحو شبر و یسطح" (حوالہ ایضاً)

یعنی "اس حدیث سے معلوم ہوا، سنت یہ ہے کہ قبر زمین سے زیادہ اونچی نہ کی جائے اور نہ کوہان نما بنائی جائے۔ بلکہ صرف ایک بالشت اونچی رکھی جائے اور چھت کی طرح مربع رکھی جائے"

یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی ہے۔ امام ترمذیؒ یہ حدیث درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ "حدیث علیؓ حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یکرھون ان یرفع القبر فوق الارض قال الشافعی اکرہ ان یرفع القبر الا بقدر ما یعرف انہ قبر لکیلا یوطا ولا یجلس علیہ" (کتاب الجنائز)

"حضرت علیؓ کی یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ (چنانچہ) وہ یہ ناپسند کرتے ہیں کہ قبر زمین سے اونچی رکھی جائے۔ امام شافعی رحؒ فرماتے ہیں کہ میں قبر کو زیادہ اونچا کرنا ناپسند کرتا ہوں۔ قبر صرف اسی قدر اونچی رکھی جائے، جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ قبر ہے، تاکہ کوئی اسے نہ روند سکے اور نہ اس پر بیٹھ سکے"

صحیح مسلم ہی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، آپؓ فرماتے ہیں:

"نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر و ان یقعد علیہ و ان یبنی علیہ" (صحیح مسلم، کتاب الجنائز)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان کے اوپر (مجاور بن کر) بیٹھنے اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے!،،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں، جس میں آپؐ دنیا سے تشریف لے گئے، فرمایا:

لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم و صالحیھم مساجد۔"

"اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"!

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: الا وانّ من کان قبلکم کانوا یتّخذون قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتّخذوا القبور مساجد انّی انھاکم عن ذٰلک۔" (صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

"خبردار! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے پیغمبروں اور نیک بندوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، یاد رکھنا! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالینا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں"!

ظاہر ہے کہ قبریں سجدہ گاہ اور جائے عبادت اسی وقت بنتی ہیں جب انہیں پختہ بنا لیا جاتا یا ان پر کوئی گنبد، قبہ اور عمارت وغیرہ تعمیر کردی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ حدیث بھی قبروں کو پختہ بنانے یا ان پر قبے وغیرہ بنانے کی ممانعت کی دلیل ہے۔

ذخیرۂ حدیث میں اسی قبیل کی اور بھی متعدد احادیث موجود ہیں۔ طرفہ یہ کہ اہلِ سنت کہلانے والے یہ لوگ حنفی اور بریلوی ہونے کے دعویدار بھی ہیں۔ حالانکہ جہاں فقہ حنفی میں یہ نہیں موجود ہیں کہ قبر کو پختہ نہ بنایا جائے، اس کے پاس کوئی مسجد یا علامت نہ قائم کی جائے، اس پر عمارت تعمیر نہ کی جائے، جس قدر مٹی قبر سے نکلے اس سے زائد مٹی اس پر نہ ڈالی جائے، اسے کچی مٹی سے لیپا بھی نہ جائے۔ بلکہ ان امور کو حرام کہا گیا ہے، دیکھئے فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص۱۶۶، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص۱۳۹، کتاب الآثار، ص ۵۲ پر امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا فتویٰ اور رد المحتار، شرح درّ مختار، ج ۱ ص۲۰۷۔ وہاں ان کے امام احمد رضا خان بریلوی بھی یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ "بلندیٔ قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے۔" (تسفا... [illegible])

اسی طرح ایک مستفسر کے اس استفسار کے جواب میں کہ "قبر کو اونچا بنانا کیسا ہے"؟ انہوں نے کہا:

"خلافِ سنت ہے۔ میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبریں دیکھئے، ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔" (ملفوظات حصہ سوم ص۱۶ مطبوعہ کراچی) ——— "الزبدۃ الزکیہ" کے ص۶۵ پر وہ لکھتے ہیں کہ:

"قبر کے اوپر چنائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا سب منع ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو محلِ سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا!"

——— تب ان پراپیگنڈہ باز دوستوں سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ جلوس کس کے خلاف

نکال رہے ہیں ؟ ـــــ کیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ؟ یا اپنے امامِ اعظم ابو حنیفہؒ، ان کے شاگرد امام محمدؒ اور اپنی فقہ حنفی کے خلاف ؟ یا اپنے امام احمد رضا خاں بریلوی کے خلاف ؟ ـــــ اور اسی طرح ان کے ہم نوا، یعنی حبِّ علیؓ کے نعرے لگانے والے کیا خود حضرت علیؓ کے خلاف جلوس نکال رہے ہیں ؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر حوالے ہم نے محض اتمامِ حجت کے طور پر دیئے ہیں۔ تاکہ سنی، حنفی اور بریلوی نسبتیں رکھنے والوں کو یہ احساس دلاسکیں کہ وہ جس جس کے بھی نام لیوا ہیں، ان میں سے کسی ایک سے بھی رسمِ وفا انہوں نے کہاں تک نبھائی ہے ؟ ـــــ ورنہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، کتاب وسنت ہمارے لیے بس کرتے ہیں ! ـــــ آلِ سعود کی حکومت کے پیشِ نظر بھی کتاب و سنت ہی کے فرامین تھے، اور پختہ قبروں، قبّوں اور مزارات کو منہدم کر کے اس نے ان کی اصلی حیثیت ہی بحال کی تھی جس پر ہم اسے زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ جنت البقیع کی اصلی حیثیت وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دی تھی، نہ کہ وہ جو خواہشاتِ نفس اور قبروں کے پجاری آج اسے دینا چاہتے ہیں ـــــ بہرحال انہیں چاہیے کہ وہ کتاب وسنت کی حامل سعودی حکومت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ سے باز آئیں اور فرامینِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اپنی دنیا اور عاقبت کی بھی خیر منائیں۔ کیونکہ دین وہی ہے جو آپؐ نے پیش کیا ؎

بمصطفٰےؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
گر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

سعودی عرب سے ہمارے گہرے دینی روابط ہیں، یہ ہماری عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ہے، نیز ہمارا دوست اسلامی ملک ! ـــــ ہم حکومت سے بھی درخواست کریں گے کہ سعودی حکومت کے خلاف ہونے والے ان جلسے جلوسوں کا سختی سے نوٹس لے۔ ورنہ خدانخواستہ اس سے ہمارے تعلقات متاثر بھی ہوسکتے ہیں۔

(اکرام اللہ ساجد)

جناب اسرار احمد سہاآوری

ترانۂ بنیاد

بنیاد ہے تمام گناہوں کا ایک حل رکھتی ہے ہر خطا کو تدبّر سے بر محل
ابلیس اس کو دیکھ کے فوراً گیا مچل چیلے اُسی کے آئے ہیں ہر سمت سے نکل
سب آگئے ہیں خوف سے اس کی پناہ میں
مردود ہو گئے ہیں خدا کی نگاہ میں

یہ خوب جانتے ہیں کہ اس کا نہیں بدل منہ پھیر دے گی فوج عدو کا یہ پل کے پل
گر جائیں گے خدا کے یہ دشمن بھی مُنہ کے بل طاقت نہیں ہے ان میں کہ جائیں فراسنبھل
اس کی گرج ہی خوف کی جھنکار بن گئی
دُشمن کے سر پہ جھولتی تلوار بن گئی

آمد ہے اس کی باعث صد رشکِ نوبہار مٹ جائے گا جہاں سے تشدد کا اقتدار
انصاف کو ملے گا حکومت کا اختیار ظلم و ستم کو مل نہ سکے گا کہیں قرار
ایماں کا نور آئینہ دل کو دکھائے گا
ظلمت کو کفر کی سرِ میداں مٹائے گا

لرزاں ہے کفر، شرک کو آتا نہیں قرار جاں کر رہے ہے دشمنِ اسلام پہ نثار
ایماں کا خوف پاؤں میں ان کے ہے نوکِ خار ہر سمت ہو رہا ہے مسلماں پہ ان کا وار
لیکن یہ بدنہاد سوئے دار آئیں گے
رُسوائیوں کا بن کے یہ شہکار آئیں گے

دشمن تمام ملتِ واحد کا ہیں نشاں حیلہ گری سے ان کی نہیں ہے کہیں اماں
اُن کی طرف سے ہو گیا مایوس سب جہاں ہر سمت ہے فساد کا اور ظلم کا سماں
"بنیاد" ان کے واسطے جنجال بن گئی
مظلوم کے لیے ہمہ تن ڈھال بن گئی

مومن کا عزم پیر کی زنجیر بن گیا ظالم خود اپنے ظلم کا نخچیر بن گیا
نغمہ خوشی کا نالۂ شب گیر بن گیا ایماں کا حرف قُدس کی تصویر بن گیا
مُنکر کے واسطے کہیں ممکن نہیں فرار
بن کر رہے گا زعم کا اس کے جہاں مزار